تنقید و تبصرہ

BARANI'S HISTORY OF THE TUGHLUQS.

اس نام سے ڈاکٹر معین الحق سیکرٹری، اینڈ ڈائرکٹر آف ریسرچ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی نے تاریخ فیروز شاہی کے متعلقہ ابواب کا تنقیدی مطالعہ کیا ہے۔

تاریخ کا ہر طالب علم برنی کی آزادہ روی، بیباک گوئی، اور بے لاگ تنقید رجال کا لوہا مانتا ہے ہندوستان کے مؤرخوں میں برنی غیر معمولی عظمت کا حامل ہے، اس کے متوازن افکار، سلجھے ہوئے خیالات، مدبرانہ نظریات اور دل نشین انداز بیان کے سب معترف ہیں، تاریخ فیروز شاہی کے نام سے اس نے جو وقیع تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے اس کے بارے میں خود برنی نے خودستائی ہی نہیں کی کہ ہزاروں سال تک باقی رہے گا بلکہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔

تاریخ فیروز شاہی کا کوئی مکمل نسخہ دستیاب نہیں ہوتا تھا، ایک عرصہ سے یہ کتاب ناپید تھی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کی درخواست پر سر سید احمد خاں نے سعی بے حد کے بعد چار نسخے فراہم کیے، ایک لال قلعہ کی شاہی لائبریری سے ملا، دوسرا اور تیسرا نسخہ ہنری ایلیٹ اور ایڈورڈ تھامس HEMRY ELIOT AND EDWARD THOMAS سے دستیاب ہوا، چوتھا نسخہ بنارس سے فراہم ہوا، ان سب نسخوں کو پیش نظر رکھ کر بڑی دیدہ کاری اور عرق ریزی کے ساتھ سر سید نے یہ کتاب ایڈٹ کی، ڈاکٹر معین الحق کے پیش نظر یہی نسخہ رہا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے شروع میں ایک نہایت قابلانہ اور معرکہ آرا مقالہ، "برنی کے سیاسی افکار کے چند پہلو" کے عنوان سے لکھا ہے، اس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ جس میں غیاث الدین تغلق، محمد تغلق اور فیروز شاہ تغلق پر سیر حاصل مواد ملتا ہے۔

آخر میں ڈاکٹر صاحب نے برنی کے معاصرین اور ان کی تصنیفات کا ذکر کرتے ہوئے، مختصر لیکن جامع الفاظ میں ان کے خصوصیات و احوال پر بھی روشنی ڈال دی ہے، مثلاً امیر خسرو، امیر حسن، ابن بطوطہ، شہاب الدین العمری، بدر چاچ، عصامی، شمس سراج عفیف، وغیرہ، ان میں سے امیر خسرو اور عصامی پر ڈاکٹر صاحب نے نسبتاً بسط و تفصیل سے گفتگو کی ہے، امیر خسرو کی تصانیف کے ذکر میں ان کی مشہور مثنوی خضر خاں اور دیول رانی" کا ذکر بھی کیا ہے، اس پر اگر وہ کچھ اور بھی لکھتے تو بہتر ہوتا۔